شندور میں تاریخی پولو ٹورنامنٹ

غور طلب

سید مہدی حسین

کوہ ترچ میر کے دامن میں واقع، رقبے کے اعتبار سے صوبہ سرحد کا سب سے بڑا ضلع چترال عرصہ دراز سے سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ اس کی حدیں وادی شندور سے شمال مشرق میں کوہ ہمالیہ اور شمال مغرب میں کوہ ہندوکش کی طرف سے بلند و بالا برف پوش کہساروں کو چھوتی ہیں۔ چترال اور صوبے کے دوسرے ضلعوں کو ملانے والا ایک دشوار گزار درہ لواری ٹاپ پر ایک دوسرے سے ملتا ہے۔ لواری ٹاپ سے اس وادی کا نظارہ کیا جائے تو مشاہدہ ہوتا ہے کہ وادی چترال اپنے اندر کئی دوسری وادیوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔

ضلع چترال پانچ ہزار مربع میل علاقہ پر محیط ہے۔ وادی چترال اپنی قدیم تہذیب اور جغرافیائی محل وقوع کی بنا پر خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ ضلع کا نام اس کے صدر مقام چترال سے موسوم ہے۔ کسی زمانے میں اس خطے کو چرار اور قشقار بھی کہا جاتا تھا۔ چینیوں نے پہلی صدی قبل مسیح اپنی فتح کے بعد اس علاقے کو چترار کے نام سے موسوم کیا۔ جس کے معنی سرسبز باغ کے ہیں۔ بابر نے اپنی خودنوشت میں بھی اس خطے کیلئے یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ چترال کا خطہ قدرت کے حسین مناظر سے بھرپور علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے مشرق میں چین اور کشمیر اور مغرب کی طرف افغانستان کا برفانی پہاڑوں سے ڈھکا علاقہ ہے۔ مشرق میں چین اور کشمیر اور مغرب کی طرف افغانستان کا برفانی پہاڑوں سے ڈھکا علاقہ ہے۔ مشرقی سرحد چین اور کشمیر سے ملتی ہے۔ اس میں کوہ ہمالیہ کے سلسلہ کی وسطی برفانی وادیاں دکھائی دیتی ہیں جو قراقرم اور کے ٹو کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ درہ ریشم بھی اسی سلسلہ قراقرم کا ایک حصہ ہے، جو چین اور پاکستان کی دوستی کا عکاس ہے۔

ممتاز محقق، قاری جاوید اقبال اپنی کتاب "ثقافت سرحد تاریخ کے آئینے میں" میں لکھتے ہیں کہ چترال کا لفظ چتر کے لفظ پر اضافہ ہے۔ چونکہ وادی چترال جنوبی دروں کے راستوں کے ذریعے گندھارا کے نشیبی علاقوں سے متصل تھی اور گندھارا آرٹ یا تہذیب کا مطلب ہی یہی تھا کہ اس آرٹ یعنی چترکاری کے ذریعے اس وقت کی ثقافتی اور ثقافت پر مبنی تہذیبی زندگی کی عکاسی کی جائے۔ یہ سب چتر کے دائرہ میں آنے والی باتیں ہیں اور چونکہ اس سرزمین تک یہ فن پھیلا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے اس کا قدیم نام چتر تھا۔ جو بعد میں چتر ہوا اور پھر چترار سے چترال میں بدل کر چترال نام ہو گیا۔ علاوہ ازیں چتر کا لفظ اونچی جگہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے بعض محققین کے نزدیک اسے چھت بھی کہتے ہیں۔ چتر کی مبدل شکل چترال ہے جو اونچائی پر ہونے کی وجہ سے چھت کا مفہوم دیتا ہے۔ اس لفظی معنی کی مناسبت سے بھی اس کا نام چترال پڑ گیا۔ جو عصر حاضر سے تقریباً دو سال پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ وہ علاقہ جو خاص چترال کے نام مشہور ہے، دراصل دارالخلافہ کا نام ہے۔ اس طرح سارے علاقے کو چترال کے نام سے پکارا جانے لگا۔ چترال بازار سے شمال کی طرف گرم چشمہ کا مقام ہے اس مقام پر قدرتی گرم چشمہ ہے جس کا پانی گرم ہوتا ہے اور اسی گرم چشمے کی مناسب سے اس مقام کا نام گرم چشمہ ہے۔ یہاں کا گرم چشمہ واقعی ایک ثقافتی علامت بن گیا ہے اس چشمے کا پانی اس قدر گرم ہوتا ہے کہ زیادہ دیر تک آدم اس میں ہاتھ نہیں رکھ سکتا۔ یہ ایک سرسبز علاقہ ہے اور یہاں کے پہاڑوں میں قدرتی معدنیات بکثرت پائی جاتی ہیں۔ یہاں کی دستکاریاں بہت مشہور ہیں۔ چترالی ٹوپیاں اور کھڈی پر چترالی کپڑا بنایا جاتا ہے۔ یہاں کے بازاروں میں چترالی پٹی کا کاروبار زیادہ ہوتا ہے۔ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے سیاح اس مقام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں اور یہاں کی دستکاریوں کو پسند کرتے ہیں۔

چترال کے تمام علاقے بیرونی سیاحوں کیلئے مرکز سیاحت ہیں۔ چترال میں مستوج خوبصورت ترین آبشاروں اور سبزہ زاروں کی سرزمین ہے۔ یہ چترال کا وسیع ترین علاقہ ہے جس کی لمبائی دریائے قرمپار تک ہے۔ بونی، چترال کا مشہور ترین خوبصورت علاقہ ہے۔ سنوغر بھی چترال کا ایک خوبصورت مقام ہے۔ یہاں عظیم شاعر زیرک خان اور زندہ پیر محمد رضاوی کے مزار واقع ہیں۔ یہاں پر چوبیس قدرتی چشمے ہیں۔ لواری سے 21 میل کے فاصلے پر دریائے چترال کے بائیں کنارے پر علاقہ دروش واقع ہے جو متعدد چھوٹے چھوٹے دیہات پر مشتمل علاقہ ہے۔ چترال کا ایک اور خوبصورت علاقہ بونی تحصیل مستوج کا سرسبز و شاداب اور زرخیز زمینوں پر مشتمل ہے۔ خوبصورت باغات سے اٹا ہوا علاقہ ہے۔ تر و تازہ اور خشک پھل کثرت سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً سیب، ناشپاتی، آلوچہ، آلو بخارہ، خوبانی اور اخروٹ یہاں کی اہم پیداوار ہے۔

چترال میں کئی اہم اور مشہور چوٹیاں ہیں۔ کوہ ہندوکش کے فلک بوس پہاڑوں کے دامن میں واقع ضلع چترال، قدرتی رعنائیوں، سرسبز و شادات وادیوں اور بل کھاتی ندیوں کی سرزمین ہے۔ ہندوکش کے سلسلوں میں پہاڑوں اور شہرہ آفاق چوٹی ترچ میر کے دامن دامن کا یہ علاقہ اپنی تہذیب و تمدن کی بدولت دنیا بھر کے سیاحوں کیلئے باعث کشش ہے۔ اس خطے کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ہمالیہ، ہندوکش، قراقرم اور پامیر کے عظیم پہاڑی سلسلے اس خطے میں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہوتے ہیں اور سیاحوں کے حوصلوں اور ولولوں کو چیلنج کرتے ہیں۔ ہندوکش کی ان شاداب وادیوں کیلئے برف کی چوٹیاں اور گلیشیر آب رسانی کے مستقل ذرائع ہیں۔

بالائی چترال کیلئے دو راستے نکلتے ہیں۔ ایک راستہ گرم چشمہ کی طرف جاتا ہے دوسرا راستہ شندور کی طرف جاتا ہے اس کے راستے میں کئی وادیاں دکھائی دیتی ہیں ان میں وادی گولین دوسری وادیوں کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ یہاں مختلف جھیلیں اور وسیع میدان دائیں بائیں برفانی تودے اور سبزہ زار ہیں۔ جھیلوں کے آس پاس طرح طرح کے پھول نظر آتے ہیں۔ یہ جھیلیں نیلے رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے پیالے کی مانند ہیں۔ چترال سے شندور تک کا سفر زندگی کی ایک ناقابل فراموش مہم جوئی سے کم نہیں۔

وادیوں سے ہوتے ہوئے شندور ٹاپ آجاتا ہے اس کو دنیا کا بلند ترین پولو گراؤنڈ تصور کیا جاتا ہے۔ اس گراؤنڈ کے تین اطراف سے ٹیلے اور کم بلند پہاڑ ہیں۔ شندور درے کا ذکر صوبہ سرحد کے ان دروں میں ملتا ہے جو اہم ترین درے کہلاتے ہیں۔ اس علاقے میں دلکشی اتنی زیادہ ہے کہ نہ صرف مقامی بلکہ بیرونی سیاح بھی اس کا ذکر اپنے سفرناموں میں کرتے ہیں۔ لاسپور کا علاقہ وادی مستوج کے جنوب مشرق کی جانب درہ شندور کے دامن میں واقع ہے اس کی لمبائی 35 میل ہے۔ ضلع چترال سے 150 کلومیٹر پر انتہائی مشرق میں واقع درہ شندور کی لمبائی تقریباً 20 میل ہے۔ یہ گلگت سے تقریباً 200 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اس کے دونوں اطراف میں بڑے پہاڑ ہیں چونکہ یہ درہ زیادہ بلندی پر ہے، اس لئے اس میں مختلف قسم کے پودے اور قدرتی گھاس دیکھنے کو ملتی ہے۔ شندور درہ گلگت اور چترال کو ملانے کا اہم ترین راستہ ہے۔ مئی سے ستمبر تک یہ درہ اپنے حسن و دلکشی سے، تمام سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے شندور کے ایک جانب خشکی اور دوسری جانب ایک بڑی جھیل ہے جس کی لمبائی تقریباً دو میل ہے۔ شندور کے آخری حصے میں بڑا صاف شفاف دریا گلگت کی طرف جاتا ہے اس دریا کے کناروں پر دریا کے آخری کنارے پر ایک بڑا چشمہ بھی موجود ہے۔ اس کا پانی بہت کڑوا ہوتا ہے۔ اس علاقے کے مقامی لوگوں کے مطابق یہ پانی مختلف قسم کے امراض کیلئے شفا بخش ہے، اس لئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس چشمے کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ برف پوش پہاڑی چوٹیوں میں شندور کا درہ ایک ایسی سطح مرتفع کی حیثیت رکھتا ہے جو وسیع و عریض میدان پر مشتمل ہے اور اپنے مخصوص جغرافیائی محل وقوع کے حوالے سے بھی بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

مغرب کی جانب اس کی وادی شرقاً غرباً سے شروع ہوتی ہے اور سات میل کی مسافت کے بعد شمالاً جنوباً مڑ جاتی ہے اس سات میل کے میدانی حصے میں دو میل لمبی اور 200 سے 600 فٹ تک چوڑی جھیل ہے اس کے چاروں جانب بلند و بالا پہاڑ ہیں اس جھیل کا منظر نہایت دلفریب ہوتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں اس کا پانی جم جاتا ہے اور یہ گھڑ سوار لوگوں کی گزرگاہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مئی مہینے سے اگست تک شندور کی خوبصورتی اور شادابی اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ شندور گراؤنڈ سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر ایک جنگل لنگار واقع ہے، جس کی لمبائی کاریاں گھاس تک پھیلی ہوئی ہے۔ شندور کو گلگت اور چترال کی سرحد پر واقع ایک حسین اور منفرد درہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس درے میں بلند ترین مقام 12500 فٹ ہے۔ قدرتی مناظر کے لحاظ سے شندور قدرت کا حسین شاہکار ہے۔

تاریخی حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ شندور میں بلتی پول کے عظیم حکمران علی شیر خان نے سترہویں صدی عیسوی میں پہلی بار پولو کھیلا تھا۔ 19ویں صدی میں یہ کھیل ہندوستان میں متعارف ہوا، جہاں یہ برطانوی افسروں میں مقبول ہو کر دوسرے ملکوں میں رائج ہوا۔ انگلستان میں اس کا رواج 1869ء میں اور امریکہ میں 1876ء میں ہوا۔ برصغیر میں پولو کا رواج بہت پہلے سے تھا، مگر یہاں اس وقت اس کھیل کا نام چوگان تھا۔ تاریخی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو پولو کو دنیا کے قدیم ترین کھیلوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

1916ء میں چترال کے ریاستی حکمران شجاع الملک نے پولو گراؤنڈ کے ارد گرد دیواریں ہٹا کر اس کی تزئین و آرائش کی۔ شندور میں پہلا پولو میلہ 1936ء میں ہوا تھا اس وقت کے برطانوی پولیٹیکل ایجنٹ میجر کوب نے جو پورے چاند میں پولو کھیلنے کے انتہائی دلدادہ تھے اس گراؤنڈ کو فوجی پولو گراؤنڈ کا نام دیا تھا۔ 1982ء کے بعد سے ان مقابلوں کو باقاعدہ سالانہ ٹورنامنٹ کی حیثیت دیدی گئی۔ 1986ء میں شندور میں چترال سکاؤٹس کی باقاعدہ چوکی قائم کی گئی۔

چترال اور گلگت کی ٹیموں کے درمیان شندور میں ہونے والے پولو کے مقابلے دونوں علاقوں کے عوام کیلئے دلچسپی اور جوش و جذبے سے دیکھتے ہیں۔ پولو گلگت اور چترال میں ہمیشہ مرکزی کھیل کی حیثیت سے کھیلی جاتی ہے۔ اب شندور کے مقابلے کو عالمی شہرت حاصل ہے۔ چترال اور گلگت دونوں علاقوں میں اس ٹورنامنٹ کیلئے سال بھر تیاری کی جاتی ہے پولو کے کھلاڑی مہارت اور چابکدستی میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ انہیں بچپن ہی سے گھڑ سواری کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس تربیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ جوان ہوتے ہیں تو گھڑ سواری کے علاوہ پولو کے میچ کے تمام اسرار و رموز سے بھی بخوبی آگاہ ہوتے ہیں۔ ٹورنامنٹ میں ملک اور بیرون ملک سے ممتاز شخصیتیں شریک ہوتی ہیں۔ شندور پولو دنیا کا واحد میلہ ہے، جو انتہائی بلند و بالا پہاڑیوں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ اس میلے سے شمالی علاقہ جات سیاحوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں اور دنیا بھر سے سیاح شندور میچ دیکھنے کیلئے پہنچتے ہیں۔ شندور پولو میچ نے اب ایک تہوار شکل اختیار کرلی ہے۔

شندور میں دیگر انتظامات کے ساتھ ساتھ سیاحوں کی رہائش کے لئے خیمہ بستی بھی قائم کی جاتی ہے۔ شندور تک پہنچنے کیلئے جیپ کا سفر کرنا پڑتا ہے جو ایک ایڈونچر ہوتا ہے۔ شندور میں پولو کے فیسٹیول کو ایک تاریخی اہمیت تو حاصل ہے ہی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کھیل کو اہمیت اس لئے بھی دی جاتی ہے کہ بڑے شہروں میں تو کھیلوں کے انعقاد کیلئے وسائل بھی ہوتے ہیں اور مواقع بھی۔ بڑے کھلاڑی بھی فراہم ہو جاتے ہیں، لیکن دور دراز علاقوں میں حالات مختلف ہوتے ہیں۔ ان علاقوں میں کھیلوں کو ترقی دینے کیلئے اور باصلاحیت کھلاڑیوں کو دریافت کرنے کیلئے مؤثر اور جامع اقدامات کرنے کی ضرورت ہمیشہ سے محسوس کی جاتی رہی ہے۔ ان اقدامات کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان سے کھیلوں کی ترقی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے اور باصلاحیت کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی بھی ہو سکتی ہے۔ جو مختلف کھیلوں میں وطن عزیز کا نام روشن کرسکتے ہیں۔ ایک اور فائدہ ان علاقوں کی دوسرے شعبوں میں بھی ترقی ہے، جن سے لوگوں کو روزمرہ زندگی کی سہولتیں حاصل کرنے میں مدد ملے گی اور ان علاقوں میں ترقی و خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ کھیلوں کے حوالے سے موجودہ صوبائی حکومت کی پالیسی خوش آئند ہے کہ صوبہ سرحد میں کھیلوں کے فروغ کیلئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں اور زیادہ سے زیادہ وسائل اس مقصد کیلئے مختص کئے جائیں۔

شندور پچھلے کئی عشروں سے پولو کے شائقین کی منزل مقصود ہے جو مقامی و بیرونی سیاحوں، سفرنامہ نویسوں اور مہم جوؤں کیلئے اپنے اندر بڑی کشش رکھتا ہے۔ پولو جسے کھیلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے، سطح سمندر سے بارہ ہزار فٹ سے بھی زائد بلندی پر واقع اس گراؤنڈ پر کھیلا جاتا ہے۔ ایک جرمن مصنف نے بالکل درست کہا ہے کہ "شندور میں پولو کھیلنا ایسا ہے جیسے چاند پر پولو کھیلا جا رہا ہو۔"

جو لوگ گلگت اور چترال کی روایتی حریف ٹیموں کے درمیان پولو کا فائنل دیکھنے کیلئے آتے ہیں، وہ اسے دنیا کی سب سے بلند چھت پر پولو کھیلنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس مرتبہ شندور ٹورنامنٹ کے انعقاد کیلئے وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی اور وزیر سیاحت و کھیل راجہ فیصل زمان کی ہدایات پر خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ سیکرٹری سیاحت امجد نذیر اور مینجنگ ڈائریکٹر ٹورازم خوشدل خان کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں انتظامات کو قطعی شکل دے دی گئی ہے، جن سے پولو کے شائقین کو بہتر سہولتیں میسر آئیں گی۔ شندور میلے کو کامیاب بنانے کیلئے جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کے باعث یہ توقع کی جانی چاہئے کہ یہ میلہ کامیاب ثابت ہوگا۔ حکومت صوبہ سرحد اور سرحد ٹورازم کارپوریشن نے اس مرتبہ شندور میں ایسے تمام انتظامات پر پوری توجہ دی ہے جن کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ اس قدر دور دراز اور دشوار گزار مقام پر یہ انتظامات اگرچہ ایک مشکل مرحلہ ہوتے ہیں۔ تاہم کارپوریشن کے اہلکاروں کی انتھک، محنت اور کاوشوں کے باعث انشاء اللہ اس تاریخی ٹورنامنٹ کا اہتمام توقعات کے مطابق ہوگا۔ شندور کی خوبصورت وادی اور دلکش مقامات اپنے مہمانوں کی آمد کے منتظر ہیں۔

(نوٹ: - مضمون نگار سید مہدی حسین محکمہ اطلاعات، ثقافت و سیاحت اور سپورٹس صوبہ سرحد میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور جی ایم ٹورازم کارپوریشن کا اضافی چارج بھی ان کے پاس ہے۔) ☆